خواتین کی تربیت اور حسن اخلاق پر مشتمل احادیث شریفہ کا گلدستہ

نیک عورت

(احادیث شریفہ کی روشنی میں)

از

حافظہ فرحین صاحبہ
معلمہ کلیۃ البنات جامعہ نظامیہ

ناشر: انوارِ علم اکیڈیمی، دبیر پورہ۔ حیدر آباد
فون نمبر: 9703679960

100

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

کتاب	:	**نیک عورت**
مرتب	:	حافظہ فرحین صاحبہ (معلمہ کلیات البنات جامعہ نظامیہ)
مطبع	:	انوار پرنٹرس 9390045494
اشاعتِ اوّل	:	فبروری 2018ء
تعداد	:	1000
ناشر	:	انوارِ علم اکیڈیمی، دبیر پورہ۔ حیدرآباد
قیمت	:	-/80 روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ مدرسہ امام انواراللہؒ، دبیر پورہ فون:9703679960

۲۔ مدرسہ زہراءؓ للبنات، پرانی حویلی فون:040-24522441

۲۔ دکن ٹریڈرس مغل پورہ (حیدرآباد) فون : 24521777

۳۔ عرشی کتاب گھر منڈی میر عالم (حیدرآباد) فون : 9440068759

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
نیک عورت بحیثیت مسلمان	9
نیک عورت بحیثیت بیٹی	69
نیک عورت بحیثیت بہن	73
نیک عورت بحیثیت بیوی	75
نیک عورت بحیثیت ماں	91

100

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمات قیمة

زین الفقہاء مفکر اسلام حضرت مفتی خلیل احمد مدظلہ العالی
شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الاکرمین اجمعین۔ امابعد:

اللہ سبحانہ وتعالی نے مردوعورت کے لئے حدود مقرر کردئے ہیں تاکہ کسی بھی جانب سے دوسرے پر کوئی زیادتی نہ ہونے پائے۔ موجودہ معاشرہ میں علمِ دین سے دوری کی بناء پر مرد ہو یا عورت اپنے حدود سے تجاوز کررہیں، جسکی وجہ سے زندگیوں میں خلفشار، جنگ وجدال کا معاملہ پیش آرہا ہے، ایثار وقربانی کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔

ان حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عزیزہ حافظہ فرحین معلمہ کلیۃ البنات جامعہ نظامیہ نے عورتوں سے متعلق جو احادیث آتی ہیں یکجا جمع کیا ہے اور مختلف عنوانات قائم کئے تاکہ پڑھنے والی خواتین کو آسانی سے معلوم پڑجائے کہ انہیں بحیثیتِ ماں، بحیثیتِ بیٹی، بحیثیتِ بیوی، بحیثیتِ بہن کس طرح زندگی گزارنا ہے اور دوسروں کے حقوق ان پر جو عائد ہوتے ہیں انکو کس طرح پورا کرنا ہے۔

یہ رسالہ مسلم خواتین کے لئے بہت مفید ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی مؤلفہ کو جزائے خیر دے اور اس رسالہ کو مقبولِ عام وخاص فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

100

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلماتِ مبارکہ

عمدۃ المحدثین حضرت مولانا محمد خواجہ شریف دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد:

کتابِ منیف ''نیک عورت (احادیث شریفہ کی روشنی میں)عزیزی حافظہ فرحین صاحبہ معلمہ کلیۃ البنات کی تالیف ہے۔آپ عرصۂ دراز سے فقہ وحدیث شریف کا درس دیتی ہیں' دورحاضر میں مسلم معاشرہ کے اندردینی تعلیم کی کمی ہے اور بگاڑ بڑھتے جارہاہے' مردوعورت دونوں پراسکی ذمہ داری ہے۔اسلام میں ہرایک کے حقوق وفرائض مقرر ہیں''۔۔۔۔۔۔۔اورکسی کی طرف سےکوتاہی ظلم ہے۔اس کا علاج علم کو عام کرنا اور عمل کی نصیحت کرنا ہے۔عزیزی فرحین سلمہ کی **یہ کتاب مختصر ہے اور مفید ہے** ''نیک عورت بحیثیت مسلمان' نیک عورت بحیثیت بیٹی' نیک عورت بحیثیت بہن' نیک عورت بحیثیت بیوی' نیک عورت بحیثیت ماں'' جلی عنوانات ہیں' اس میں مؤلفہ نے حسبِ ضرورت احادیث کا انتخاب کرکے اس کا سلیس ترجمہ کیاہے اور حسبِ ضرورت اسکی وضاحت کی ہے۔کتاب مفید ہے۔

اللہ تعالی اس کتاب کا نفع عام سے عام کرے اور مؤلفہ کو جزائے خیر عطافرمائے۔آمین۔وصلی اللہ علیہ وسلم اجمعین۔

کلماتِ مفیدہ

فضیلۃ الاستاذ حضرت مولانا محمد مجیب خان صاحب نقشبندی مدظلہ

کامل جامعہ نظامیہ، شیخ الجامعہ السنیۃ دار العلوم طیبہ

صالحیت اور نیکی اپنے اندر جامعیت اور ہمہ جہت تاثیر رکھتی ہے، یہ وہ نعمتِ بے بہا ہے کہ جس میں جملہ عبادات ومعاملات، احوال وکیفیات، اعمال واقوال اور تمام حقوق واخلاق کے انوار وبرکات پائے جاتے ہیں، چنانچہ جب کسی کو صالحیت اور نیکی کی دولت نصیب ہوتی ہے تو اسکو دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں مل جاتی ہے، جب کوئی شخص صالحیت اور نیکی کو اختیار کرتا ہے تو لازمی طور پر وہ صالح اور نیک بن جاتا ہے، صالح بننے کا مطلب یہ ہیکہ بندہ اپنے آپ کو ہر خیر سے وابستہ کرلے اور ہر شر کو ترک کردے، جس طرح خوشبو کے بغیر گلاب بے حقیقت ہے اسی طرح صالحیت اور نیکی کے بغیر انسان بے حیثیت ہے، اس لئے انسانی کائنات میں پائے جانے والے دونوں صنف یعنی مرد وعورت کو صالحیت سے وابستہ ہونا از حد لازم ہے مگر نیکی اور صالحیت کے اثرات مرتب ہونے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ بات بالکل قرینِ قیاس ہے کہ اس سلسلے میں مرد سے زیادہ عورت کا کردار اہمیت کا حامل ہے کیونکہ بسا اوقات ایک مرد کی نیکی اور اسکی دینداری کا اثر صرف اسکی اپنی ذات تک محدود رہتا ہے جب کہ ایک صالح اور نیک عورت کے اثرات اسکی اپنی ذات سے ماوراء، اولاد واشخاص، خاندان ورشتہ دار، بستی وشہر اور ملک وملت تک پہنچتے ہیں۔ اسی کے مدنظر کلیۃ البنات جامعہ نظامیہ کی ایک باوقار معلمہ، حافظہ فرحین بیگم صاحبہ زادھا اللہ علمھا نے زیر نظر کتاب ترتیب دیا ہے جس میں محترمہ معلمہ نے بالخصوص خواتین کو صالحیت اور نیکی کی راہ بتانے کے لئے احادیث کریمہ کا مواد جمع کیا ہے، نیز محترمہ معلمہ صاحبہ اس جہت سے قابلِ تحسین ہیں کہ آپ نے خواتین کے

حوالے سے ایسی احادیث درج فرمائی ہیں جو ایک عورت کو معصیت کی تاریکی سے نکال کر صالحیت کا نور عطا کرتی ہیں، چنانچہ آپ نے اپنی اس کاوش کے ذریعہ اُن خرابیوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی ہے جو آج اسلامی معاشرہ کا ناسور ہیں مثلاً حسد و بغض ،عداوت وخود پسندی، تکبرونارواابڑائی ،لعن وطعن اور اسراف وفضول خرچی، غیبت وچغلخوری اورضد وہٹ دھرمی، یہ وہ مفاسد وخرابیاں ہیں جو انسانی سوسائٹی کے دونوں طبقہ میں گھر کرگئی ہیں مگر مرد حضرات کے بالمقابل، بزم خواتین میں یہ خرابیاں نسبتاً کچھ زیادہ ہی پائی جاتی ہیں، اسی کے پیشِ نظر معلمہ صاحبہ نے ''نیک عورت (احادث شریفہ کی روشنی میں)'' کے نام سے زیر نظر کتاب کو ترتیب دیا ہے۔امید ھیکہ یہ کتاب بالعموم سارے اسلامی معاشرہ کیلئے اور بالخصوص شہزادئ کونین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا کی کنیزوں کے لئے مفید تر ثابت ہوگی۔

اللہ تعالی محترمہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول کرے۔آمین یارب العالمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

کلماتِ نفیسہ

فضیلۃ الاستاذۃ ڈاکٹر ممتاز بیگم صاحبہ مدظلہا، صدر معلمہ کلیۃ البنات جامعہ نظامیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمدللہ اللہ تبارک تعالی نے ہمیں حضور پاک علیہ الصلاۃ والسلام کی امت میں پیدا فرمایا' قرآن کریم واحادیث شریفہ اور فقہ کو ہمارے لئے مشعلِ راہ بنایا۔اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلامی معاشرہ کی تمام رونقیں ہیں خانگی زندگی کے خوشگوار حالات' اور خانگی زندگی کی ساری مسرتیں عورتوں کی نیک چلنی پر مبنی ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کی بہترین متاع کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:''خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ'' دنیا کا بہترین سازوسامان نیک عورت ہے' یہ حرفِ اخیر ہے۔

اللہ تبارک وتعالی کی بیشمار احسانات ونعمتیں ہیں جس کا شمار ممکن ہی نہیں' اسکا یہ عظیم احسان ہے کہ محترمہ حافظہ فرحین بیگم صاحبہ معلمہ کلیۃ البنات کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے نوکِ قلم سے قرطاس پر نیک عورت سے متعلق قرآن کریم وحدیث مبارکہ کے جوموتی جمع کئے ہیں وہ قابلِ تحسین ہیں۔انہوں نے نیک عورت بحیثیتِ مسلم' ماں' بہن' جذبۂ تعلیم اسلام' ایمان اور احسان کی تعلیم' محاسبۂ نفس' فکرآخرت جیسے اہم ترین عناوین پر روشنی ڈالی ہے۔اللہ تعالی ان کے نوکِ قلم میں اور بھی ترقی عطا فرمائے اوراس سعی کو قبول فرمائے۔آمین

100

100

q

نیک عورت

بحیثیت مسلمان

xb

اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللَّهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيْمًا۔

(سورة الأحزاب'آيت:٣٥)

ترجمہ: بلا شبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں' مومن مرداور مومن عورتیں' فرماں برداری کرنے والے اور فرماں برداری کرنے والیاں' سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں' صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں' عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں' صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں' روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں' اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں۔ اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں' اللہ انکے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ.

(سورة الممتحنة"آيت:١٢)

ترجمہ: اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس آئیں تا کہ وہ آپ سے بیعت کریں اس بات پر کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرینگی' چوری نہیں کرینگی' زنا نہیں کرینگی' اپنی اولاد کو قتل نہیں کرینگی' نہ بہتان (کی اولاد) لائینگی جسے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان اٹھائیگی 'اور بھلائی کی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کرینگی تو آپ ان کی بیعت لیجئے اور انکے لئے مغفرت طلب کیجئے۔ بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُوْنُوْا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ.

(سورة الحجرات' آیت: ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ جن پر وہ ہنستے ہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہو اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ جن پر وہ ہنستی ہیں وہ ان سے بہتر ہوں' نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے نام سے پکارو' ایمان لانے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے' اور جو توبہ نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ.

(سورة التحريم' آیت: ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں' اس پر تند و سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جس بات کا حکم دیا جائے اسکو بجالاتے ہیں۔

سیکھنے کا جذبہ رکھے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ۔

(صحيح البخارى، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب تعليم النبى صلى الله عليه وآله وسلم أمته)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ! مرد آپ کی باتیں لے گئے، اپنی ذات شریف سے ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمائیں کہ ہم اس میں آپ کی خدمت میں آئیں تاکہ آپ ہمیں ان باتوں میں سے سکھلایئے جو اللہ نے آپکو سکھلایا ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہو جاؤ۔ (چنانچہ عورتیں علم حاصل کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوگئیں) تو حضور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اللہ تعالی کے عطا کردہ علم میں سے انہیں سکھایا۔

قَالَتْ عَائِشَةُرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا:نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ یَمْنَعْھُنَّ الْحَیَاءُ أَنْ یَتَفَقَّھْنَ فِيْ الدِّیْنِ.

(صحیح البخاري'کِتَابُ العِلْمِ 'بَابُ الحَیَاءِ فِي العِلْمِ)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے: انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ شرم انہیں دین کی سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکتی۔

اسلام' ایمان اور احسان پر قائم رہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا یُرٰی عَلَیْہِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُہُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ إِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ إِلٰی رُکْبَتَیْہِ، وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ، وَقَالَ:یَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْھَدَ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ، وَتُؤْتِيَ الزَّکَاۃَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَیْہِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَہُ یَسْأَلُہُ، وَیُصَدِّقُہُ،

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ، قَالَ:أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ:صَدَقْتَ، قَالَ:فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ:مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِيْ الْبُنْيَانِ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ:يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ.

(صحيح مسلم 'بَابُ معرفةِ الْإِيمَانِ، وَالْإِسْلَامِ، والقَدَرِ وَعَلَامَةِ السَّاعَةِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اس درمیان کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہم پر طلوع ہوا' جو انتہائی سفید کپڑے پہنا ہوا تھا اور اسکے بال انتہائی کالے تھے'اس پر سفر کا کوئی اثر (تھکاوٹ' میل کچیل وغیرہ) نہیں دکھائی دے رہا تھا' اور ہم میں سے کوئی اسکو پہچانتا بھی نہ تھا۔(وہ حاضر ہوا) اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا اور (اس قدر قریب بیٹھا کہ) اپنے گھٹنوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں کے انتہائی قریب کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے زانوں پر رکھا۔ اور عرض کیا: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کر' زکات ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔(حضرت عمرؓ) کہتے ہیں ہمکو اس پر تعجب ہوا کہ وہ آپ سے پوچھتا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے (کیونکہ پوچھتا وہ ہے جسے معلوم نہیں اور تصدیق وہ کرتا ہے جو جانتا ہے)۔ اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: یہ کہ تو ایمان لا اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اسکے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اور یہ کہ تو ایمان لا اچھی بری تقدیر پر۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجئے! آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی ایسے عبادت کر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے میں خبر دیجئے! آپ نے فرمایا: اسکے متعلق جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی دونوں جانتے ہیں کہ اس کے وقت کے بارے میں پوچھنا منع ہے)۔ اس نے عرض کیا کہ اسکی نشانیوں کے بارے میں خبر دیجئے! آپ نے فرمایا: یہ کہ باندی اپنے آقا کو جنم دیگی (یعنی اولاد ماں کے ساتھ آقا کی طرح سلوک کریگی) اور یہ کہ تم ننگے بدن، ننگے پاؤں والوں، محتاجوں اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ وہ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر درازی لے جائینگے۔

(حضرت عمرؓ) فرماتے ہیں کہ وہ شخص چلا گیا اور میں کچھ وقت رکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اسکے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو تمکو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اللہ تعالی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِيْ النَّارِ.

(صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ حَلَاوَةِ الإِيمَانِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی

وہ ایمان کا مزہ پالے گا، (ایک یہ کہ) اسے اللہ اور اس کے رسول ان کے ماسوا سے زیادہ عزیز ہوں اور (دوسرے یہ کہ) کسی بندے سے محض اللہ ہی کے لیے محبت کرے اور (تیسری بات یہ کہ) (اللہ نے کفر سے نجات دی)، پھر دوبارہ کفر اختیار کرنے کو وہ ایسا ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ :لَايُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ،حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

(صحيح البخاري'كِتَابُ الإِيمَانِ 'بَابٌ:حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔تم میں سے کوئی بھی ایمان والا نہ ہوگا جب تک میں اس کے والد اور اولاد اور تمام لوگوں سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ بن جاؤں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَيْصَةً، قَالُوْا: قُتِلَ مُحَمَّدٌ، حَتّٰى كَثُرَتِ الصَّوَارِخُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مُتَحَزِّمَةً، فَاسْتُقْبِلَتْ بِابْنِهَا وَأَبِيْهَا وَزَوْجِهَا وأَخِيْها، لَا أَدْرِيْ أَيُّهُمُ اسْتُقْبِلَتْ بِهٖ أَوَّلَ، فَلَمَّا مَرَّتْ عَلٰى آخِرِهِمْ قَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: أَبُوكِ، أَخُوكِ، زَوْجُكِ، ابْنُكِ،تَقُوْلُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ؟ يَقُوْلُوْنَ: أَمَامَكِ حَتّٰى دُفِعَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَتْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ، ثُمَّ قَالَتْ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا أُبَالِيْ إِذْ سَلِمْتَ مَنْ عَطِبَ.

(المعجم الأوسط'بَابُ الْمِيمِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب جنگ احد کے دن اہل مدینہ بھاگنے لگے اور لوگ یہ (افواہ) کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) قتل

کردیئے گئے' اور مدینہ میں ہر طرف لوگوں کی چیخیں نکل گئی۔اسی درمیان انصار کی ایک خاتون غمزدہ کیفیت میں نکل پڑی اور اسکے سامنے اسکے بیٹے' اسکے والد' اسکے شوہر اور اسکے بھائی (کی نعشوں) کو لایا گیا۔نہیں معلوم کہ اس کے سامنے پہلے کسکو لایا گیا۔جب وہ ان میں کے آخری کے پاس سے گزری تو پوچھی یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ تیرے والد' تیرا بھائی' تیرا شوہر اور تیرا بیٹا ہے۔وہ کہنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ تیرے سامنے ہیں' اور اس خاتون کو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جایا گیا' تو وہ آپ کے دامن کو پکڑ کر بولی: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان' جب آپ مصیبت سے سلامت ہیں تب مجھے کسی اور کی پرواہ نہیں۔

مقصدِ زندگی یعنی آخرت کی تیاری کا جذبہ رکھے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:اَلكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ المَوْتِ، وَالعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ.(سنن الترمذي'أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کیا۔اور کمزور وہ ہے جس نے اپنی ذات کو خواہشات کے پیچھے کردیا اور اللہ سے (معافی کی) امید لگائے بیٹھا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا، وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ، وَإِنَّمَا يَخِفُّ الحِسَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِيْ الدُّنْيَا.

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:(ایمان وعمل میں) اپنے آپ کا حساب لو قبل اسکے کہ تمہارا حساب لیا جائے' اور (رب کی بارگاہ میں) بڑی پیشی

کے لئے خود کو آراستہ کرو۔ بلاشبہ روز قیامت اسی کا حساب ہلکا ہوگا جو دنیا میں اپنا محاسبہ کرے گا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍرَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رَأْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(شعب الإیمان'الخوف من اللّٰه)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑی دانشمندی اللہ سے ڈرنا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ.

(سنن ابن ماجه"بَابُ ذِکْرِ التَّوْبَةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سارے بنی آدم خطا کار ہیں (سوائے انبیاء کرام کے، وہ معصوم ہیں) اور اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِرَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُعَنْ أَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ .

(سنن ابن ماجة"بَابُ ذِکْرِ التَّوْبَةِ)

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص اس شخص کی طرح ہوجاتا ہے جس کا کوئی گناہ نہیں۔

خدا اور رسول کی نافرمانی سے بچے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍرَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:إِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ، وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهِ،

وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ، صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ، فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

(صحيح مسلم' كِتَابُ الطَّلَاقِ 'بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ حلال واضح ہے اور بلاشبہ حرام بھی واضح ہے' اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پس جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔ اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا تو وہ حرام میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے' وہ قریب ہے کہ کبھی اس چرگاہ میں چرائے (اور شاہی مجرم قرار پائے)۔ سن لو ہر بادشاہ کی ایک ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی طرف سے حرام کردہ چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو)۔ سن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ سن لو وہ ٹکڑا دل ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِيْ النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا، فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا-

(صحيح البخاري" كِتَابُ الرِّقَاقِ 'بَابُ الِانْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ

جلائی، جب اس کے اطراف میں روشنی ہوگئی تو پروانے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے رہے۔ اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو۔

عَنْ أَبِيْ مُوسَىٰ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ العُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ، فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الحَقِّ .

(صحيح البخاري "كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ 'بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور جو کچھ (دین) اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا) لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح ڈرانے والا ہوں۔ پس بھاگو (اپنی جان بچاؤ)۔ اس پر ایک جماعت نے اس کی بات مان لی اور رات ہی رات اطمینان سے (کسی محفوظ جگہ پر) نکل گئے اور نجات پائی۔ لیکن دوسری جماعت نے اسے جھٹلایا اور دشمن کے لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تباہ کر دیا۔ پس وہ میری اطاعت کرنے والے کی مثال ہے کہ جس نے میرے لائے ہوئے (دین حق) کی اتباع کیا۔ اور اس شخص کی مثال ہے کہ جس نے میری نافرمانی کی اور وہ میرے لائے ہوئے (دین) حق کو جھٹلایا۔

گناہوں سے بچے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ.قِيْلَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ:الشِّرْكُ بِاللّٰهِ،وَالسِّحْرُ،وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ،وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَأَكْلُ الرِّبَا،وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

(صحيح مسلم 'كِتَابُ الْإِيمَانَ 'بَابُ بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات مہلک گناہوں سے بچو۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کیا کیا ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا ہے، یتیم کا مال کھانا' سود کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور پاک دامن غافل مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

عَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍ.

(سنن ابن ماجة "كِتَابُ الْفِتَنِ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل (حضور) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا' اگرچہ تیرے ٹکڑے کردئے جائیں' اگرچہ تجھ کو جلا دیا جائے' اور کسی فرض نماز کو جان بوجھ کے مت چھوڑ کیونکہ جو کوئی اسے جان بوجھ کر چھوڑتا ہے تو اس سے (اللہ کا) ذمہ ختم ہوجاتا ہے' اور شراب مت پی کیونکہ وہ ہر برائی کی جڑ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:يَا عَائِشَةَ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا.

(سُنَنُ ابْنِ مَاجَةَ 'كِتَابُ الزُّهْدِ' بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ)

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ حقیر گناہوں سے (بھی) بچے رہو اس لیے کہ ان گناہوں کا (بھی) اللہ کی طرف سے ایک (حساب) طلب کرنے والا ہے۔

ہر کام اچھی نیت سے کرے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ، وَإِلٰى رَسُوْلِهٖ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ، وَإِلٰى رَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

(سنن ابن ماجه "كِتَابُ الزُّهْدِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔ پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لیے ہوگی جنکی طرف وہ ہجرت کیا۔

پاکیزگی وصفائی کا خیال رکھے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ،رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ.

(مسند أبي يعلى 'مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ پاک ہے پاکی کو پسند فرماتا ہے' پاکیزہ ہے پاکیزگی کو

پسند فرماتا ہے، کریم ہے کرم کو پسند فرماتا ہے، سخی ہے سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ

(صحيح مسلم، كِتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ)

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے۔

نماز کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِمْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيَّانِ لَهَا، قَدْ حَمَلَتْ أَحَدَهُمَا وَهِيَ تَقُودُ الْآخَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَامِلَاتٌ، وَالِدَاتٌ، رَحِيْمَاتٌ، لَوْلَا مَا يَأْتِيْنَ إِلٰى أَزْوَاجِهِنَّ، دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ۔

(سنن ابن ماجة، كتاب النكاح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ اسکے ساتھ اسکے دو بچے تھے۔ ان میں سے ایک کو وہ (گود) میں اٹھائی ہوئی تھی اور دوسرے کو وہ (ہاتھ پکڑ کر) لے جارہی تھی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ عورتیں حمل کی سختیاں) اٹھانے والی، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والی، دودھ پلانے والی، اور اولاد سے محبت و شفقت سے پیش آنے والی (ہوتی ہیں) اگر وہ اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کی تو ان میں کی نماز پڑھنے والی (سیدھے) جنت میں جائینگی۔

عَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھتی رہے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی رہے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرتی رہے تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

عورت کی افضل نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا.

(سنن أبی داؤود، کتاب الصلوة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اس کے کمرہ میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کا اپنے (ضروری سامان کو) چھپا کر رکھنے کی جگہ میں نماز پڑھنا اس کے رات گذارنے کی جگہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ۔

(شعب الإیمان، فصل فی ادمان الْقُرْآنِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اسے پانی لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: اس کو روشن کیا چیز کرتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کثرت سے موت کو یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔

عَنْ مُعَاذٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ،أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا؟ (سنن أبی داود'کتاب الصلاۃ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو روز قیامت اسکے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ جسکی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی جبکہ فرض کر لیا جائے کہ سورج تمہارے گھروں میں اتر آیا ہے' تو پھر تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے اس پر عمل کیا (کہ اللہ اسکو کتنے انعامات سے سرفراز کرتا ہوگا)۔

سورہ بقرہ کے آخری دو آیتوں کو سیکھے

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِبِاٰيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ، فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْاٰنٌ وَدُعَاءٌ.

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن)

حضرت جبیر بن نُفیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کو دو ایسی آیات پر ختم فرمایا جو اس کے عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے مجھے دی گئی ہیں۔ تم ان کا علم حاصل کرو اور اپنی خواتین کو ان کی تعلیم دو۔ کیونکہ یہ دونوں نماز' قرآن اور دعا (کا حصہ) ہیں۔

سورۂ نساء کو سیکھے

عَنْ مُجَاهِدٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلِّمُوْا رِجَالَكُمْ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوْا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ.

(شعب الإیمان'تعظیم القرآن)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مردوں کو سورہ مائدہ کی تعلیم دو اور اپنی عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو۔

ذکر الٰہی کا اہتمام کرے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ العِبَادِ أَفْضَلُ دَرجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرً ا وَالذَّاكِرَاتُ.

(سنن الترمذي 'أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بندوں میں کونسے بندے اللہ کے پاس بروز قیامت درجہ کے اعتبار سے زیادہ فضیلت رکھنے والے ہونگے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں۔

تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ورد کا معمول بنائے

عَنِ ابْنِ أَعْبُدَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي، وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحٰى حَتَّى أَثَّرَ فِيْ يَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِيْ نَحْرِهَا، وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَدَمٌ، فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا، فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ، فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتُكِ؟ فَسَكَتَتْ، فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَرَّتْ بِالرَّحٰى حَتَّى أَثَّرَتْ فِيْ يَدِهَا، وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِيْ نَحْرِهَا، فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيْهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيْهِ، قَالَ: اِتَّقِيْ اللّٰهَ يَا فَاطِمَةُ، وَأَدِّيْ فَرِيْضَةَ رَبِّكِ، وَاعْمَلِيْ عَمَلَ أَهْلِكِ، فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِيْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدِيْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ،

وَكَبِّرِيْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ، فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ. قَالَتْ: رَضِيْتُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَنْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ.

(سنن أبي داود، كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ)

حضرت ابن اَعبد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے (حضرت) علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو) وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے گھر والوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ تھیں۔ (حضرت ابن اعبد کہتے ہیں) میں نے کہا بالکل صحیح۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے) فرمایا: ان کے آٹے کی چکی چلانے سے ہاتھوں میں گھٹے آگئے، مشکیزے اٹھا کر گردن پر نشان پڑ گئے، گھر کی صفائی کرنے کے سبب کپڑے غبار آلود ہو گئے۔ (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ خادم آئے تو میں نے کہا کہ آپ اپنے والد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جا کر ایک خادم طلب کیوں نہیں کر لیتی؟۔ پس وہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ کے پاس لوگوں گفتگوں کرتے ہوئے پا کر واپس روانہ ہو گئیں۔ دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا حاجت تھی؟ تو آپ خاموش رہیں۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو بیان کرتا ہوں: آپ (رضی اللہ عنہا) کے آٹے کی چکی چلانے سے انکے کے ہاتھوں میں گھٹے آگئے، مشکیزے اٹھا کر گردن پر نشان پڑ گئے، جب آپ کے پاس خادم آئے تو میں نے حکم دیا کہ آپ کے پاس جا کر ایک خادم طلب کرے تاکہ وہ درپیش حرارت سے محفوظ رہ سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہو اور اپنے رب کے فرائض کو ادا کرتی رہو اور اپنے گھر کا کام (خود) کرتی رہو اور جب تم اپنے بستر پر (آرام کرنے کے لئے) جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور وہ پورے سو (۱۰۰) ہیں۔ وہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے (کہ یہ دنیا کی تھکاوٹ دور کرنے اور آخرت کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے)۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راضی ہوں۔

کثرت سے درود شریف پڑھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍرَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَوْلَی النَّاسِ بِيْ یَوْمَ القِیَامَۃِ أَکْثَرُھُمْ عَلَيَّ صَلَاۃً.

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الوِتْرِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:مَنْ صَلَّی عَلَيَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(السنن الصغری للنسائي'کِتَابُ السَّھْوِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر ایک درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اسکے دس گناہوں کو معاف فرماتا ہے' اور اسکے لئے دس درجات بلند فرماتا ہے۔

توبہ سے غفلت نہ برتے

عَنْ أَبِيْ ھُرَیْرَۃَرَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قَالَ:إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِہِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہُ، فَإِنْ زَادَ، زَادَتْ، فَذٰلِکَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَکَرَہُ اللّٰہُ فِيْ کِتَابِہِ: {کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوبِھِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ} (المطففین:۱۲)

(سنن ابن ماجہ'کِتَابُ الزُّھْدِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو بلا شبہ اسکے دل میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے' پھر اگر وہ توبہ کرتا' (گناہ کو) چھوڑ دیتا اور استغفار کرتا ہے تو اسکا دل روشن کردیا جاتا ہے' اگر وہ (گناہ) زیادہ کرتا ہے تو وہ (نقطہ) زیادہ ہوجاتا ہے۔ پس وہ وہی زنگ ہے جس کو اللہ تعالی نے اپنی کتاب

میں ذکر کیا ہے: { كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ } (المطففين: ١٢) بات یہ ہے کہ انکے دلوں پر انکی بداعمالیوں کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ.

(صحيح البخاري "كِتَابُ الدَّعَوَاتِ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیدالاستغفار (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے کہ یوں کہو: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں' میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے شر سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں' مجھ پر جو نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کردے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس (استغفار کے الفاظ) پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت ان کو کہا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، تو وہ جنتی ہے۔ جس نے اس (استغفار کے الفاظ) پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو کہا اور صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، تو وہ جنتی ہے۔

حلال کھائیے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ} [المؤمنون: 51] وَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [البقرة: 172] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ؟ "

(صحيح مسلم ٬كِتَابُ الْكُسُوفِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ اللہ پاک ہے٬ پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جسکا کہ اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا۔ فرمایا: {يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ} [المؤمنون: 51] (اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو٬ بے شک جو تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ اور فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [البقرة: 172] (اے ایمان والو! میری دی ہوئی پاک چیزوں میں سے کھاؤ)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا پراگندہ بال اور غبار آلود ہوجاتا ہے٬ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلاتا ہے (اور دعا کرتا ہے) اے میرے رب٬ اے میرے رب۔ جبکہ اسکا کھانا حرام ہے٬ اسکا پینا حرام ہے٬ اسکا لباس حرام ہے اور اسے حرام کی غذا ملی ہے۔ لہذا کہاں سے اسکی دعا قبول ہوگی۔

رزق کا احترام کرے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً، فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا، ثُمَّ أَكَلَهَا، وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَكْرِمِيْ كَرِيْمًا، فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ.

(سنن ابن ماجه 'كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ)

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اٹھایا اور پونچا پھر تناول فرمایا' اور فرمایا: اے عائشہ معزز چیز (روٹی) کا اکرام کرو' کیونکہ وہ جس کسی قوم سے چلی گئی تو پھر لوٹ کر نہیں آئی (یعنی وہ تنگدستی کا شکار ہو گئے)۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ، أَوْ مَخِيْلَةٌ.

(سنن ابن ماجة"'كِتَابُ اللِّبَاسِ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ' پیو' صدقہ دو اور پہنو' جبکہ اس میں اسراف اور تکبر نہ ہو۔

وقت کو ضائع نہ کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: " نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ "

(صحيح البخاري'كِتَابُ الرِّقَاقِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ (ان کی قدر نہ کرتے ہوئے) انکے متعلق دھوکے میں ہے: صحت اور فراغت۔

100

پانچ چیزوں کو غنیمت جانے پانچ چیزوں سے پہلے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ:اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاءَكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

(المستدرك على الصحيحيْن 'كِتَابُ الرِّقَاقِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو غنیمت جانو پانچ چیزوں سے پہلے ۱) اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے ۲) اپنی صحت کو اپنے بیمار ہونے سے پہلے ۳) اپنی دولت مندی کو اپنی تنگدستی سے پہلے ۴) اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے ۵) اپنی حیات کو اپنی موت سے پہلے۔

وہی کام کرے جس کی شریعت میں اجازت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍورَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ.

(مشكاة المصابيح 'بَاب الِاعْتِصَام بِالْكتاب وَالسّنة)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسکے خواہشات میری لائی ہوئی (شریعت) کے تابع نہ ہوجائیں۔

اپنے ہر کام میں آخرت کو مقصد بنائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِيْ أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهٖ هَلَكَ.

(سنن ابن ماجة "كِتَابُ الزُّهْدِ)

100

حضرت عبداللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جو اپنی ساری فکروں کو ایک ہی فکر یعنی آخرت کی فکر بنالیتا ہے تو اللہ تعالی اسکی دنیا کی فکروں کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔اور جس کے افکار دنیا کے احوال میں بٹ جاتے ہیں تو اللہ تعالی کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ اسکی جس وادی میں چاہے وہ ہلاک ہوجائے۔

اپنے کاموں میں احساس جوابدہی رکھے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الكَبِيْرَ **الْمُتَعَالِ**، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الجَبَّارَ الأَعْلٰى، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ **الْمَقَابِرَ** وَالبِلٰى، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ **الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى**، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ، بِئْسَ العَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ.

(سنن الترمذي"أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو اپنے آپ کو اونچا سمجھے اور اکڑ دکھائے اور خدا بزرگ و برتر کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو ظلم و زیادتی کرے اور خدائے جبار واعلی کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو لھوولعب میں پڑا رہے اور قبروں اور (قبروں میں ہڈیوں کے) گل جانے کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو غرور کرے اور حد سے آگے بڑھے اور اپنی ابتدا اور انتہاء کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو دنیا کو دین کے ذریعہ طلب کرے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کو شبھات سے بگاڑے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جسکو طمع کھینچتی پھرے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جسکو نفسانی خواہشات گمراہ کرے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جسکو خواہشیں ذلیل کرے۔

100

اپنے کاموں کو سنت کے مطابق کرے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ، وَأَمِنَ النَّاسُ بَوائِقَهُ دَخَلَ الجَنَّةَ.فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا اليَوْمَ فِيْ النَّاسِ لَكَثِيْرٌ، قَالَ:وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ'بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الحَوْضِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال کھاتا ہے' سنت پر عمل کرتا ہے اور لوگ اسکی شرارتوں سے محفوظ رہتے ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔۔ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ !بے شک یہ چیز آج کے دن لوگوں میں بہت ہے۔آپ نے فرمایا: میرے بعد کے بعض زمانوں میں بھی ہوگی۔

نیک اعمال میں پابندی کا خیال رکھے

عَنْ عَائِشَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِيْ اِمْرَأَةٌ حَسَنَةُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ:مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: هَذِهِ فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هِيَ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ:مَهْ مَهْ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوْا، وَأَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ .

(مسند الإمام أحمد بن حنبل'مسند النساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس اچھی ہیئت والی ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔آپ نے پوچھا کہ یہ کون خاتون ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ فلاں بنت فلاں ہے یارسول

اللہ وہ رات بھر نہیں سوتی۔آپ نے فرمایا: رہنے دو' رہنے دو۔اتنا ہی عمل اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو بلاشبہ اللہ عزوجل (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا بلکہ تم (عمل سے) تھک جاتے ہو۔اور اللہ عزوجل کے پاس وہ عمل زیادہ پسندیدہ ہے جس کو کرنے والا اس پر پابندی کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ، وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوْا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ قَلَّ. وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا أَثْبَتُوْهُ.

(صحیح مسلم' كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حصیر تھی جسکو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت حجرہ کی طرح بنالیتے اور اس میں نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتے' اور دن میں اسکو بچھا دیتے۔ایک رات لوگ (نماز کے لئے گھروں سے) واپس آئے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! اتنا ہی عمل اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو بلاشبہ اللہ عزوجل (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا بلکہ تم (عمل سے) تھک جاتے ہو۔اور اللہ عزوجل کے پاس وہ عمل زیادہ پسندیدہ ہے جس کی پابندی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تو اسکو ثابت قدمی سے کرتے۔

جو کام کرے مضبوطی سے کرے

عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلاً فَلْيُتْقِنْهُ .

(الفتح الكبير' حرف الْهمزة)

حضرت عطاء سے مرسلاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کچھ کام کرے تو اسکو مضبوطی سے کرے۔

کاموں کو کامیاب بنائے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰی إِنْجَاحِ حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ' فَإِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ.

(المعجم الصغير' بَابُ الْيَاءِ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پوشیدہ رکھکر تم اپنی ضرورتوں کو کامیاب بنانے میں مدد حاصل کرو کیونکہ ہر نعمت والے کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔

زندگی کے معاملات میں اللہ پر توکل کرے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً، فَمَنِ اَتْبَعَ قَلْبَهُ اَلشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَی اللّٰهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ.

(سنن ابن ماجة'كِتَابُ الزُّهْدِ)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ابن آدم کے دل کا (رنج وفکر کی) ہر وادی میں ایک حصہ ہوتا ہے۔ پس جو کوئی اپنے دل کو ان حصوں کے تابع (یعنی ان میں مشغول) کر دیتا ہے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ جس وادی میں چاہے اسکو ہلاک کرے۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اسکے (رنج وفکر کے تمام) حصوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

بلاوجہ پریشانی کا شکار نہ ہو

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ:اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَی اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ

كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

(صحيح مسلم 'كتاب الْقَدَرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (جسم اور روح کے اعتبار سے) طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے۔ ہر چیز میں (مصیبت ہو کہ راحت) خیر ہے۔ تم اس چیز کی حرص رکھو جو تم کو نفع دے۔ اللہ سے مدد طلب کرو اور کمزور نہ بنو۔ اور گر تم کو کوئی چیز پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں (ایسا) کرتا تو ایسا ایسا ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ اللہ کی تقدیر ہے اس نے جو چاہا کیا۔ کیونکہ "اگر" (کا لفظ) شیطان کے عمل (دخل) کو کھولتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَاقَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

(سنن الترمذي 'أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ میں ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے میں تجھے کچھ باتیں سکھاتا ہوں: تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کریگا۔ تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر تو اس (کی مدد) کو اپنے سامنے

پائے گا۔جب تو مانگ تو اللہ سے مانگ' جب تو مدد طلب کر تو اللہ سے طلب کر۔اور جان لے کہ اگر ساری قوم کسی چیز کے ذریعہ تجھکو فائدہ پہنچانے پر اکھٹا ہو جائے تو تجھے اتنا ہی فائدہ پہنچائے گی جتنا کہ اللہ تیرے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔اور اگر وہ کسی چیز کے ذریعہ تجھکو نقصان پہنچانے پر اکھٹا ہو جائے تو تجھے اتنا ہی نقصان پہنچائے گی جتنا کہ اللہ تیرے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔(تقدیر لکھنے والے) قلم اٹھالئے گئے' اور صحیفے سوکھ گئے۔

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو

عَنْ سَعْدٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَه.

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْقَدَرِ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:ابن آدم کی نیک بختی میں سے ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے۔ابن آدم کی بدبختی میں سے ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ (یعنی خیر طلب کرنے) کو چھوڑ دے۔ابن آدم کی بدبختی میں سے ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر ناراض ہو جائے۔

مشکلات کے سبب موت کی آرزوں نہ کرے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الموْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ:اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ.

(صحيح البخاري' كِتَابُ المرْضٰى)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کا کوئی کسی تکلیف میں مبتلا ہونے کے سبب ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضروری ہی ہو تو یہ کہے:اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ،

وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ. «اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو موت دے دے۔

خاتمہ بالخیر کی فکر کرے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبلِ'تتمة مسند الأنصار)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک آدمی بالضرور دوزخیوں کے عمل کرتا ہے جبکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ بے شک آدمی بالضرور جنتیوں کے عمل کرتا ہے جبکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے ۔ بلاشبہ اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

دنیوی امور میں اپنے سے کمتر کو اور دینی امور میں اپنے سے برتر کو دیکھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا،مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهِ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهٖ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَصَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا.

(سنن الترمذي 'أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دو خصلتیں ہیں کہ وہ جس کسی میں ہوگی

اللہ تعالیٰ اسکو صابر وشاکر لکھے گا اور جس میں وہ نہ ہوگی تو اللہ اسکو نہ صابر لکھے گا اور نہ شاکر (۱) جو اپنے (دین کے معاملات) میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے گا اور اسکی اقتداء کریگا (۲) اور اپنی دنیا (کے معاملات) میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے گا اور اس چیز پر اللہ کی حمد کرے گا جسکے ذریعہ اللہ نے اسکو اس پر فضیلت دی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو شاکر و صابر لکھے گا۔ اور جو اپنے دین میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے گا اور اپنی دنیا میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے گا اور اس چیز پر افسوس کریگا جو (دنیا کی چیز) اس سے چھوٹ گئی ہے تو اللہ تعالیٰ نہ اسکو شاکر لکھے گا اور نہ صابر۔

قناعت پسند بنے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ مِنَ الْخُيَلَاءِ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: اَلْعَدْلُ فِيْ الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدُ فِيْ الْغِنَى وَالْفَاقَةِ، وَمَخَافَةُ اللّٰهِ فِيْ السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ.

(المعجم الأوسط "بَابُ الْمِيمِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں: کنجوسی جسکی اطاعت کی جائے' خواہشات جن کی اتباع کی جائے اور آدمی کا تکبر سے خود پسند ہونا۔ اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں: خوشی اور غصہ میں انصاف کرنا' مالداری اور تنگدستی میں (خرچ کرنے میں) درمیانی چال اختیار کرنا' ظاہر اور باطن میں اللہ سے ڈرنا۔

زیادہ آرزوؤں سے بچے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِيْ الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلٰى

100

هٰذَا الَّذِيْ فِيْ الوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِيْ الوَسَطِ، وَقَالَ: هٰذَا الإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ أَوْ: قَدْ أَحَاطَ بِهِ ' وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الخُطَطُ الصِّغَارُ الأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چوکور لکیر کھینچی۔ پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی جو چوکور کے درمیان میں تھی اور باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس کے بعد درمیان والے لکیر کے اس حصے میں جو چوکور کے درمیان میں تھی چھوٹی چھوٹی بہت سے لکیریں کھینچی اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کی) لکیر باہر نکلی ہوئی ہے وہ اس کی امید ہے اور چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔

اسباب دنیا کی محبت کو غالب آنے نہ دے

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُرْسَلًا: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ.

(مشكاة المصابيح "كتاب الرقاق)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے

اللہ کی نعمتوں کی قدر کرے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: أَحْسِنُوْا جِوَارَ نِعَمِ اللّٰهِ، لَا تُنَفِّرُوْهَا، فَقَلَّمَا زَالَتْ عَنْ قَوْمٍ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ.

(مسند أبي يعلى 'مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی نعمتوں کی سنگت (یعنی حصول) کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان سے نفرت نہ کرو۔ کیونکہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ جب وہ کسی قوم سے (انکی ناقدری کرنے کے سبب) چلی گئی ہوں تو لوٹ کر آئی ہوں۔

باریک لباس نہ پہنے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ، دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ:يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَاوَأَشَارَ إِلٰى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ

(سنن أبی داؤود، کتاب اللباس)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ سیدتنا اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور وہ باریک لباس پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس ان سے پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کا چہرہ اور گٹوں تک ہاتھوں کے سوا کوئی عضو دکھائی نہیں دینا چاہئے۔

بال لگوانے اور گدھوانے سے بچے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَعَنَ اللّٰهُ الوَاصِلَةَوَ**الْمُسْتَوْ**صِلَةَ،وَالوَاشِمَةَ وَ**الْمُسْتَوْ**شِمَةَ.

(صحيح البخاري ،كتاب اللباس)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے (اپنے بالوں سے دوسرے) بالوں کو ملانے والی اور بالوں کو ملانے کی خواہش کرنے والی، اور گوُدھنے والی، اور گدھوانے والی پر۔

100

نامناسب لباس نہ پہنے۔بے حیائی کی حرکتیں نہ کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا.

(صحيح مسلم، كتاب اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے (اس زمانے میں) نہیں دیکھا (یعنی وہ آئندہ آئیں گے) ایک وہ قوم جن کے ساتھ بیلوں کے دموں کی طرح کوڑے ہونگے جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو مارینگے اور (دوسرے) وہ عورتیں جو (نامناسب لباس) پہنیں ہوئی ہوکر بھی ننگی ہونگی، مائل کرنے والی، مائل ہونے والی، انکے سر بختی اونٹ کے جھکے ہوئے کوہانوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی جب کہ اسکی خوشبو اتنی اتنی (یعنی پانچ سو سال کی) مسافت سے آتی ہے۔

مردانی عورت نہ بنے

عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ، فَقَالَتْ:لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ.

(سنن أبي داوود، كتاب اللباس)

حضرت ابن ابی مُلیکہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدتنا عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کیا گیا کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی ہے (جو مردوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

مردانہ لباس نہ پہنے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

(سنن أبی داؤود، كتاب اللباس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنتی ہے۔

قیامت کی پندرہ نشانیاں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا البَلَاءُ. فَقِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:إِذَا كَانَ **الْمَغْنَمُ** دُوَلًا،وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا،وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيْقَهُ، وَجفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ فِيْ **المَسَاجِدِ**، وَكَانَ زَعِيْمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ، وَلُبِسَ الحَرِيْرُ، وَاتُّخِذَتِ القَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا.

(سنن الترمذي، كتاب الفتن)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ (۱۵) خصلتوں کو اپنائیگی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوجائینگی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائے، امانت غنیمت شمار ہونے لگے، اورزکوۃ جرمانہ سمجھا جانے لگے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرنے لگے اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، اپنے دوست سے اچھا سلوک اور اپنے باپ سے برا سلوک کرنے لگے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونی لگیں، قوم کا قائدان میں کا گھٹیا شخص ہو، آدمی کی عزت اس کی شرارت کے خوف سے کی جانی لگے، شراب پی جانی لگے، ریشم پہنا جانے لگے، گانے والیاں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جانے لگے، اور اس امت کے بعد والے افراد پہلے والے (بزرگ) افراد پر لعن طعن کرنے لگیں تو لوگوں کو چاہئے کہ اس وقت لال آندھی یا زمین میں دھنسنے اور چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کریں۔

گھنگرو والی چیز نہ پہنے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَهْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَ،أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا.

(سنن أبی داؤود، کتاب الخاتم)

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک باندی حضرت زبیر کی صاحبزادی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں لے گئی اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی (بجنے والی چیز) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

دوزخ میں جانے والیوں میں شامل نہ ہو

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اِطَّلَعْتُ فِيْ النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِيْ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ.

(سنن الترمذي "أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو میں نے جنتیوں کی اکثریت فقراء کو دیکھا اور دوزخ میں جھانکا تو دوزخیوں کی اکثریت عورتوں کو دیکھا۔

سر منڈوانے سے بچے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

(سنن النسائي، كِتَابُ الزِّيْنَةِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو اپنا سر مونڈھانے سے منع فرمایا۔

غیر مردوں کو دیکھنے سے پرہیز کرے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالحِجَابِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اِحْتَجِبَا مِنْهُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟!.

(سنن الترمذي، كتاب الأدب)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) آنے لگے اور داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرو (حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں کہ وہ ہمکو نہیں دیکھتے اور نہ پہچانتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم دونوں نابینا ہو، کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔

غیر مردوں کی نظروں سے خود کو چھپائے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ فَسَكَتُوْا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ؟ قَالَتْ: أَلَّا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ.

(مسند البزار' مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کے لئے بہترین کونسی چیز ہے؟ سب لوگ خاموش رہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) جب میں گھر لوٹا تو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا: عورت کے لئے بہترین کونسی چیز ہے؟ آپ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: یہ کہ مرد اسکو نہ دیکھے۔ میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ .

(السنن الكبرى' كِتَابُ النِّكَاحِ)

حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے (غیر عورت کو) تاکنے والے پر اور تکے جانے والی (عورت) پر۔

ناجائز تعلقات سے بچے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ

كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا.

(صحيح مسلم، كتاب اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے (اس زمانے میں) نہیں دیکھا (یعنی وہ آئندہ آئیں گے) ایک وہ قوم جن کے ساتھ بیلوں کے دموں کی طرح کوڑے ہونگے جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو مارینگے اور (دوسرے) وہ عورتیں جو (نامناسب لباس پہننے کے سبب) پہنی ہوئی ہو کر بھی ننگی ہونگی، مائل کرنے والی، مائل ہونے والی، انکے سر بختی اونٹ کے جھکے ہوئے کوہانوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی جب کہ اسکی خوشبو اتنی اتنی (یعنی پانچ سو سال کی) مسافت سے آتی ہے۔

نامحرم کے ساتھ تنہائی نہ کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتْ اِمْرَأَتِيْ حَاجَّةً، قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ اِمْرَأَتِكَ.

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی اس کا محرم نہ ہو۔ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے فلاں جہاد میں اپنا نام لکھوا دیا ہے اور ادھر میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو بھی جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

عَنْ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ.

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الرَّضَاعِ 'بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلٰى المغِيبَاتِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مرد کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تو بالضرور ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے (جو انکو بے حیائی پر اکساتا ہے)۔

بلاضرورت باہر نہ نکلے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: المرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.

(سنن الترمذي، كتاب الرضاع)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت (تمام تر) ستر ہے (اس کو حجاب میں رہنا چاہئے) جب وہ (بغیر حجاب کے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اسکو گھورنے لگتا ہے۔

بلاضرورت بازار نہ جائے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا.

(صحيح ابن حبان' كِتَابُ الصَّلَاةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے پاس پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

100

راستے کے درمیان سے نہ چلے

عَنْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِيْ الطَّرِيْقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ:اِسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ.فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ.

(سنن أبي داود"كِتَاب الْأَدَبِ)

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ مسجد سے باہر نکل رہے تھے اور راستہ میں مرد اور عورت خلط ملط ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: باز و ہو جاؤ کیونکہ تمہیں مناسب نہیں ہے کہ راستہ کے درمیان میں سے چلو، تم راستہ کے کناروں کو اختیار کرو۔ پس اس کے بعد عورت دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ اس کا کپڑا دیوار سے لگ کر چلنے کے سبب دیوار سے اٹک جاتا تھا۔

خوشبو لگا کر نہ نکلے

عَنْ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ اِسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ.

(سنن النسائي، كتاب الزينة)

حضرت اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تا کہ وہ اسکی خوشبو کو محسوس کریں تو ایسی عورت زانیہ ہے۔

عورتوں کی خوشبو

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ.

(سنن الترمذي، كتاب الأدب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو۔

نجومیوں کے پاس جانے سے بچے

عَنْ صَفِيَّةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً.

(صحيح مسلم، كتاب السلام)

ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق پوچھا، تو اسکی چالیس (دن) رات کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

ناجائز عملیات، بدشگونی، منتر وغیرہ کاموں سے بچے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُوْنَ أُمَّتِيْ، فَقِيْلَ: هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ،

ثُمَّ قِيْلَ لِيْ: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيْلَ لِيْ: اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ " فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِيْ الشِّرْكِ، وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ.

(صحيح البخاري"كِتَابُ الطِّبِّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمائے: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس ایک نبی گزرنے لگے تو ان کے ساتھ ایک ہی شخص تھا' اور ایک نبی جن کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک نبی جنکے ساتھ ایک جماعت تھی' اور ایک نبی جن کے ساتھ ایک شخص بھی نہیں تھا' اور میں ایک اس قدر بڑی جماعت کو دیکھا جو فضا کے کنارے کو بھر دی تھی تو میں امید کیا کہ وہ میری امت ہوگی۔ تو کہا گیا یہ موسی علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا دیکھئے! تو میں اس قدر بڑی جماعت کو دیکھا جو فضا کے کناروں کو بھر دی ہے' پھر مجھ سے کہا گیا ادھر اور ادھر دیکھئے! تو میں اس قدر بڑی جماعت دیکھا جو فضاء کے کناروں کو بھر دی تھی۔ تو کہا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ پھر لوگ منتشر ہو گئے اور ان سے (۷۰ ہزار افراد کی) وضاحت نہیں کی گئی۔ پس صحابہ (اس متعلق) آپس میں ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ (یہ ہم تو ہو نہیں سکتے کیونکہ) ہم تو زمانہ ءشرک میں پیدا ہوئے ہیں اگر چہ کہ ہم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ یہ تو ہماری اولاد ہی ہوگی۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو فال نہیں نکالتے، منتر نہیں کرتے، داغ نہیں لیتے اور اپنے

رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں ان میں ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: کیا میں ان میں سے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (دعا) میں عکاشہ تم پر سبقت لے گئے

حقوق العباد کو ادا کرے۔ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، وَصِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا، قَالَ: هِيَ فِيْ النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِيْ جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا، قَالَ: هِيَ فِيْ الْجَنَّةِ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل "مُسْنَدُ الْمُكْثِرِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! فلاں عورت کا زیادہ نماز پڑھنے، زیادہ روزہ رکھنے اور زیادہ صدقہ کرنے میں چرچا ہے۔ لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوزخ میں جانے والی ہے، اس نے عرض کیا: فلاں عورت کا (فرض کے علاوہ) روزے کم رکھنے، صدقہ کم کرنے اور نمازیں کم پڑھنے میں چرچا ہے اور یہ کہ وہ تھوڑے سے پنیر کے ٹکڑوں کا صدقہ کردیتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں دیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت میں جانے والی ہے۔

رشتہ داروں سے مل کر رہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

(صحيح البخارى، كتاب الأدب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اسکی عمر میں درازی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

مہمان کا اکرام کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

(صحیح البخاری، کتاب الأدب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَصَابَنِيْ الجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلٰى نِسَائِهٖ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، يَرْحَمُهُ اللّٰهُ؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ العَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ، وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِيْ السِّرَاجَ وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ:لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ ضَحِكَ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ} [الحشر:٩]

(صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ)

100
حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کے پاس بھیجا (کہ وہ آپ کی دعوت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا۔ اس پر ایک انصاری صحابی (ابوطلحہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں۔ پھر وہ انہیں اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا اگر بچے کھانا مانگیں تو انہیں سلا دو اور یہ چراغ بھی بجھا دو، آج رات ہم بھوکے ہی رہ لیں گے۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں (انصاری صحابی) اور ان کی بیوی (کے عمل) کو پسند فرمایا۔ یا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ مسکرایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر ٩) (وہ اپنے پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود فاقہ میں ہوں)۔

دوسروں کی مدد کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ الدُّنْيَا والْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِيْ الدُّنْيَا والْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْه.

(رَوَاهُ مُسلم' كتاب الْعِلْمِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی مومن سے دنیا کی مشکلات میں سے کوئی مشکل کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکی آخرت کی مشکلات میں سے ایک مشکل کو دور فرمائے گا۔ اور جو کوئی کسی تنگدست پر آسانی کریگا تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اسکے عیبوں کو چھپائیگا۔ اللہ بندہ کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے (مومن) بھائی کی مدد میں لگا رہے۔

اعمال خیر میں حصہ لے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ، فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ.

(سنن ابن ماجة "بَابُ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اِن خیر (بھلائی) کے بھی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں (بھی) ہیں ۔خوش بختی ہے اس بندہ کے لئے جسکو اللہ نے خیر کی کنجی اور شر کو بند کرنے والا بنایا۔ اور ہلاکت ہے اس بندہ کے لئے جسکو اللہ نے شر کی کنجی اور خیر کو بند کرنے والا بنایا۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ. وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ .

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ 'أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سخی: اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل: اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ کے قریب ہے۔ بالضرور جاہل سخی اللہ کے پاس بخیل عابد سے پسندیدہ ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْفِقِيْ، وَلَا تُحْصِيْ، فَيُحْصِي اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِيْ، فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خرچ کیا کر، گِنا نہ کر کہ اللہ بھی تجھکو گن کر دیگا، اور چھپا کر نہ رکھ ورنہ اللہ تعالی (اپنی نعمتوں کو) تجھ سے چھپائے گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا، وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِيْنَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟، قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا، فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهِ.

(سنن أبي داود' باب الكنز ما هو؟ وزكاة الحلي)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک خاتون حاضر ہوئی اور اسکے ساتھ اسکی ایک بیٹی بھی تھی۔ اور اسکی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکات ادا کرتی ہو؟ تو اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اچھا لگے گا کہ انکے بدلے اللہ تم کو روز قیامت آگ کے دو کنگن پہنائے؟ (راوی) کہتے ہیں کہ فوراً اس خاتون نے انکو نکالا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ وہ اللہ عز وجل اور اسکے رسول کے لئے ہیں۔

مسکینوں سے محبت رکھے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا. يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّيْ الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْ **الْمَسَاكِيْنَ** وَقَرِّبِيْهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(سنن الترمذي "أَبْوَابُ الزُّهْد)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مجھ کو مسکین حالت میں موت دے اور مساکین کے گروہ میں میرا حشر فرما۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ مسکین کو واپس نہ کرو، اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے دو، تم ان کو دوست اور (اپنے سے) قریب رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالی قیامت کے دن تمکو قریب رکھے گا۔

آغاز شب کے وقت ان اعمال کا خیال رکھے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُم، فَأَغْلِقُوْا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ.

(صحيح البخاري "كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کا اندھیرا چھا جائے یا تم شام کرو تو تم اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روک لو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں۔ پس جب رات کا کچھ حصہ گذر جائے تو تم ان کو چھوڑ و۔ اور (سوتے وقت) دروازے بند کر دو اور (بند کرتے وقت) اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ کہو) کیونکہ شیاطین (اس طرح) بند کئے ہوئے دروازے کو نہیں کھولتا۔ اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کو باندھ دو' اور اللہ کا نام لیکر تم اپنے برتنوں کو ڈھانک دو، اگرچہ کہ اس پر کوئی چیز آڑی رکھ کر ہی کیوں نہ ہو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

رات میں سورہ واقعہ کی تلاوت کا معمول بنائے

عَنْ أَبِيْ فَاطِمَةَ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَادَ ابْنَ مَسْعُودٍ فِيْ مَرَضِهِ، فَقَالَ: مَا تَشْتَكِيْ؟ قَالَ: ذُنُوبِيْ، قَالَ: فَمَا تَشْتَهِيْ؟ قَالَ: رَحْمَةَ رَبِّيْ، قَالَ: أَلَا نَدْعُو لَكَ الطَّبِيْبَ؟ قَالَ:الطَّبِيْبُ أَمْرَضَنِيْ، قَالَ: أَلاآمُرُ لَكَ بِعَطَائِكَ؟ قَالَ: ما مَنَعْتَنِيْهِ قَبْلَ الْيَوْمِ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ، قَالَ: تَدَعْهُ لِأَهْلِكَ وَعِيَالِكَ، قَالَ: إِنِّيْ قَدْ عَلَّمْتُهُمْ شَيْئًا إِذَا قَالُوهُ لَمْ يَفْتَقِرُوْا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ.

(شعب الإيمان' فضائل السورو الآيات)

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابن مسعود کی انکی بیماری کے ایام میں عیادت کی اور پوچھا کہ آپ کو کس بات کی شکایت ہے؟ تو آپ نے کہا: اپنے گناہوں کی ۔ پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کی رحمت۔ (حضرت عثمان نے) فرمایا کیا ہم آپ کے لئے طبیب کو نہ بلائیں؟ آپ نے کہا طبیب (اللہ تعالی) ہی نے مجھکو بیمار کیا ہے۔ (حضرت عثمان نے) فرمایا: کیا میں آپ کے لئے عطیہ کا حکم نہ دوں؟ انہوں نے کہا کہ جس کو آپ نے آج کے دن سے پہلے مجھ سے روکے رکھا' اب تو مجھے

اسکی کوئی حاجت نہیں ہے۔(حضرت عثمان نے) فرمایا: آپ اسے اپنے اہل وعیال کے لئے رکھئے۔آپ نے کہا کہ میں نے انہیں ایک ایسی چیز سکھائی ہے کہ جب وہ اسکو پڑھیں گے تو محتاج نہیں ہونگے۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھتا ہے تو محتاج نہیں ہوتا۔

اچھے اخلاق والی بنے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ، صَائِمِ النَّهَارِ.

(مسند احمد، باقی مسند الانصار)

سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومن اپنے اچھے اخلاق سے رات میں قیام کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

جس چیز سے تعلق نہ ہو اس کو چھوڑ دے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

(سنن الترمذي "أَبْوَابُ الزُّهْدِ)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی میں سے یہ ہے کہ وہ ایسی چیز کو چھوڑ دے جو اس سے تعلق نہیں رکھتی۔

مومن کی حرمت کا خیال رکھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، وَيَقُولُ:مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ،

مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكِ، مَالِهِ، وَدَمِهِ، وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا.

(سنن ابن ماجة"كِتَابُ الْفِتَنِ)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور آپ یہ فرما رہے تھے: (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر پاکیزہ ہے، تو کس قدر عظمت والا ہے اور تیری حرمت کس قدر عظیم ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اللہ کے پاس بالضرور مومن کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ ہے اسکے مال کی، اسکے خون کی اور یہ کہ ہم اسکے ساتھ اچھا ہی گمان کریں۔

کسی سے حسد نہ کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

(سنن أبى داؤد، كتاب الأدب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسا کھا جاتا ہے جیسا آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

بدگمانی سے بچے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ إِخْوَانًا.

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَدَبِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ (اور لوگوں کے رازوں کی) کھود کرید نہ کیا کرو اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو، آپس میں حسد نہ کرو، قطع تعلق نہ کرو، آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو، اللہ کے بندوں بھائی بھائی بن کر رہو۔

زبان کا صحیح استعمال کرے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنْ اِسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَإِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا.

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الزُّهْد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو زبان کے سامنے سارے اعضاء عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں تو ہمارے حق میں اللہ سے ڈر۔ بیشک ہم تجھ سے ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہو جائے تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ.

(صحيح البخاری، كتاب الرقاق)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مجھے اپنے جبڑوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) اور اپنے پیروں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کی (حفاظت کی) ضمانت دیگا تو میں اسکو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

فضول باتوں سے بچے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ المَرْءِ تَرْكَهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ.

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الزُّهْدِ)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ایسی چیز کو چھوڑ دے جو اسکو فائدہ نہیں دیتی۔

چغلی اور آپس میں لڑانے کے کام نہ کرے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُءُوْا، ذُكِرَ اللّٰهُ، وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، اَلْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ **الْبُرَآءَ** الْعَنَتَ.

(مسندأحمد، مسند الشاميين)

حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے' اور اللہ کے بندوں میں بدترین وہ ہیں جو چغلی کرتے ہوئے پھرتے ہیں اور محبت کرنے والے دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور پاک آدمیوں میں بے حیائی کے کام تلاش کرتے ہیں۔

ہمیشہ سچ بولے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ' وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سچائی کو لازم کرلو بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس صدّیق (سچا) لکھ دیا

جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں کذّاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

کسی کے ساتھ دھوکہ دہی نہ کرے

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِه.

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔

دوسروں کی شکایت نہ کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِيْ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ.

(سنن أبی داؤد"کتاب الأدب)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی کسی کے بارے میں مجھے کوئی چیز نہ پہنچائے، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہاری طرف (تمہارے متعلق) صاف دل آؤں۔

غیبت کرنے سے بچے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا:اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ‘ قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُولُ؟ قَالَ:إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ.

(صحیح مسلم ‘کتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ (صحابہ) عرض کئے: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو ایسی چیز سے ذکر کرنا جسکو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جو میں بول رہا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو، جو تم بول رہے ہو تو تم نے اسکی غیبت کی، اور اگر اس میں وہ چیز نہ ہو جو تم کہتے ہو تو تم نے اس پر تہمت (بہتان) لگائی۔

لعن طعن کرنے اور بیہودہ باتیں کرنے سے پرہیز کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ.

(سنن الترمذی، کتاب البروالصلة)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن طعنہ کسنے والا، لعنت کرنے والا، بد اخلاق اور بیہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔

شرم وحیا کے دامن کو نہ چھوڑے

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

(صحيح البخاري، كتاب أحاديث الانبياء)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سابقہ نبوت کے کلام میں سے جسکو لوگوں نے پایا ان میں سے یہ ہے کہ جب تو شرم نہیں کرتا تو جو چاہے کر (یعنی انسان بے شرم ہو جائے تو اس سے کچھ بھی ہو سکتا ہے)۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا كَانَ الفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ.

(سنن الترمذي ’أَبْوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے حیائی جس کسی چیز میں ہوتی ہے تو اسکو عیب دار کر دیتی ہے اور حیا جس کسی چیز میں ہوتی ہے اسکو آراستہ کر دیتی ہے۔

برے سلوک میں برابری کرنے والی نہ بنے

عَنْ حُذَيْفَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً، تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلَكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا، وَإِنْ أَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا .

(سنن الترمذي ’كتاب البر و الصلة)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم برابری کرنے والے نہ بنو کہ تم کہنے لگو اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر وہ ظلم کرینگے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ لیکن تم اپنے نفس کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر وہ ظلم کریں تو تم ظلم مت کرو۔

غصہ سے پرہیز کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِيْ، قَالَ:لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ:لَا تَغْضَبْ.

(صحيح البخارى ’كتاب الأدب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: غصہ مت کر، پس اس نے کئی مرتبہ سوال کو دھرایا تو آپ نے یہی فرمایا: غصہ مت کر۔

100

صلح صفائی کی بھرپور کوشش کرے

عَنِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِيْ خَيْرًا، أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا.

(صحيح البخاري "كِتَابُ الصُّلْحِ)

ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، خیر کہتا ہے اور خیر کو پہنچاتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ.

(سنن أبي داود 'كِتَاب الْأَدَبِ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی * عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ' نماز اور صدقہ سے افضل چیز کی خبر نہ دو؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپسی معاملات کی اصلاح کرنا۔ کیونکہ آپس کا فساد ہی (دینداری کا) سر مونڈنے والا ہے۔

اپنی صحت کے بارے میں لا پرواہی نہ برتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ:اَلصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ.

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الرِّقَاقِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ (ان کی قدر نہ کرتے ہوئے) انکے متعلق دھوکے میں ہے: صحت اور فراغت۔

اپنے حسن و جمال کا خیال رکھے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ كِبْرٍ . فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا. قَالَ:إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ . (صحيح مُسلم' كِتَابُ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جسکے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک شخص چاہتا ہے کہ اسکے کپڑے اچھے ہوں اور اسکے جوتے اچھے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالی جمیل ہے' جمال کو پسند فرماتا ہے۔تکبر حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

اپنے حسن و جمال کی غیروں کے سامنے نمائش نہ کرے

عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِيْ الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ القِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا. (سنن الترمذي' أَبْوَابُ الرَّضَاعِ)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادم تھیں۔فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر والوں کے علاوہ کے سامنے زینت میں مٹک کر چلنے والی روز قیامت اس تاریکی کی طرح ہوگی جس کی کوئی روشنی نہ ہو۔

خرچ میانہ روی سے کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِقْتِصَادُ فِيْ النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ. (شعب الإيمان' باب الِاقْتِصَادِفِي النَّفَقَةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور عمدگی سے سوال کرنا آدھا علم ہے۔

نیک صحبت میں رہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ،فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. (سنن أبی داود، کتاب الأدب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین (عقیدہ، عمل واخلاق) پر ہوتا ہے، تم میں کا ہر کوئی دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

اپنا نکاح کے معاملہ میں دین دار شخص کو ترجیح دے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ، إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِيْ الْأَرْضِ، وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ.(سنن الترمذی، کتاب النکاح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسے شخص (لڑکے یا لڑکی) کا پیام آئے جس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم (اس پیغام کو قبول کر کے) نکاح کرادو، اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

مصیبت کے وقت نامناسب حرکتیں نہ کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں۔ جو (مصیبت کے وقت) گال پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے باتیں کرے۔

q

نیک عورت

بحیثیت بیٹی

x b

100

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَصْبَحَ مُرْضِياً لِوَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَمَنْ أَمْسٰى مُرْضِياً لِوَالِدَيْهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ،وَإِنْ أَصْبَحَ مُسْخِطاً لِوَالِدَيْهِ أَصْبَحَ وَلَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ إِلَى النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً وَإِنْ أَمْسٰى فَمِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ .

(الترغيب والترهيب'باب الألف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کو راضی رکھنے والا ہے تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر ان (والدین میں سے میں) کوئی ایک ہے تو ایک۔ اور جو کوئی اس حالت میں شام کرتا ہے کہ وہ اپنے والدین کو راضی رکھنے والا ہے تو بھی اسی طرح ہوگا۔ اور جو کوئی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کو ناراض رکھنے والا ہے تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر ان (والدین میں سے میں) کوئی ایک ہے تو ایک۔ اور جو کوئی اس حالت میں شام کرتا ہے تو بھی اسی طرح ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ کہ وہ دونوں اس پر ظلم کرے' اگرچہ کہ وہ دونوں اس پر ظلم کرے۔

والدین کو خوش کرنے والے کام کرے اور انکی ناراضگی سے بچے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ'بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے، رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

والد سے بے جا مطالبات نہ کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يكون هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدَيْ زَوْجَتِهِ وأَبَوَيْهِ وَوَلَدِهِ، يُعَيِّرُونَهُ بِالْفَقْرِ وَيُكَلِّفُوْنَهُ مَا لَا يُطِيْقُ فَيَدْخُلُ الْمَدَاخِلَ الَّتِيْ يَذْهَبُ فِيْهَا دِيْنُهُ فَيَهْلِكُ.

(إحياء علوم الدين، كتاب آداب النكاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کی بربادی اسکی بیوی، اسکے ماں باپ اور اسکی اولاد کے ہاتھ پر ہوگی، (وہ اسطرح کہ) وہ اسے تنگدستی کا عار دلائینگے اور ایسی چیز کی تکلیف دینگے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا، پس وہ (انکے مطالبات کی تکمیل کے لئے) ایسی جگہوں میں داخل ہوگا جس میں اسکا دین چلا جائیگا اور وہ برباد ہو جائیگا۔

100

100

q

نیک عورت

بحیثیت بہن

x b

بڑوں کا احترام کرے، چھوٹوں پر شفقت کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍورَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

(سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑے کے حق کو نہ جانا وہ ہم میں سے نہیں۔

بڑے بھائی کا احترام کرے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ "

(شعب الإيمان، برالوالدين)

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھوٹوں پر بڑے بھائی کا ایسا ہی حق ہے جیسا کہ والد کا حق اولاد پر۔

نیک عورت

بحیثیت بیوی

100

نیک بیوی بنے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا تمام ایک عارضی فائدہ کی چیز ہے اور دنیا کے عارضی فائدہ کی بہترین چیز ''نیک بیوی'' ہے۔

نکاح میں گنجائش سے زیادہ خرچ کرنے سے بچے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤُوْنَةً.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل "مسند النساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک زیادہ بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جو مشقت کے اعتبار سے کم ہو۔

شوہر کے مقام کو پہچانے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(سنن الترمذی، کتاب الرضاع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں یہ حکم دیتا کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے تو ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

100 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ؟ قَالَ:زَوْجُهَا قُلْتُ: مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ:أُمُّهُ.

(المستدرك على الصحيحين' كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! عورت پر لوگوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسکے شوہر کا۔ میں نے پوچھا مرد پر لوگوں میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسکی ماں کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم فَقَالَتْ: يَا رَسولَ اللهِ إِنِّي وَافِدَةُ النِّسَاءِ إِلَيْكَ' هٰذَا الْجِهَادُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى الرِّجَالِ فَإِنْ نصِبُوْا أُجِرُوْا، وَإِن قُتِلُوْا كَانُوْا أَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ' وَنَحْنُ مَعَاشِرَ النِّسَاءِ نَقُومُ عَلَيْهِمْ فَمَا لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّم: أَبْلِغِيْ مَنْ لَقِيْتِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا بِحَقِّهِ يَعْدِلُ ذٰلِكَ وَقَلِيْلٌ مِنْكُنَّ مَنْ يَفْعَلُهُ.

(مسند البزار"مُسْنَدُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس خواتین کی نمائندہ بن کر آئی ہوں۔ (پوچھنا یہ ہے کہ) یہ جھاد ہے جسے اللہ تعالی نے مردوں پر فرض کیا ہے 'اگر وہ تھکتے ہیں تو اجر پاتے ہیں اور اگر شہید ہوجاتے ہیں تو اپنے رب کے پاس زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے' اور ہم عورتوں کی جماعتیں انکی دیکھ بال کرتی ہیں تو ہمارے لئے اس (جھاد) میں سے کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خواتین میں سے جس کسی سے تم ملو انکو

100
(یہ بات) پہنچادو''شوہر کی بات ماننا اور اسکے حق کا اعتراف کرنا بلاشبہ(ثواب میں)
اس(جہاد) کے برابر ہے۔

عن أنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا، ثُمَّ عَنْ بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ.

(كنز العمال‘ حرف النون)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا‘ روز قیامت عورت سے سب سے پہلا سوال اسکی نمازوں کے بارے میں ہوگا پھر اسکے شوہر کے بارے میں کہ وہ اسکے ساتھ کیسا برتاؤ کی۔

شوہر کی فرماں برداری کرے

عَنْ عَائِشَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ:لَوْ أَمَرْتُ

أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ اِمْرَأَتَهُ أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلٰى جَبَلٍ أَسْوَدَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلٰى جَبَلٍ أَحْمَرَ، لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَل

(سنن ابن ماجه‘كِتَابُ النِّكَاحِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کوکسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بالضرور میں عورت کوحکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کوسجدہ کرے‘(آپ نے شوہر کا مرتبہ بتانے کے لئے فرمایا کہ)اگرکوئی شخص اپنی بیوی کوحکم دے کہ وہ سرخ پہاڑ سے (پتھر) کالے پہاڑ پر لے جائے اور کالے پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر تو اسکو چاہئے کہ وہ اس حکم کو بجالائے۔

100

غلط کام میں شوہر کی بات نہ مانے

عَنْ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ.

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان شخص پر پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں میں سے (کسی کی بات کو) سننا اور ماننا اس وقت ہے جب کہ اسے گناہ کرنے کا حکم نہ دیا گیا ہو۔ اور اگر اسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو اسے (اس بات کو) نہیں سننا چاہئے اور نہ ہی ماننا چاہئے۔

امانت دار بیوی بنے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ.

(شعب الإيمان "تعديدنعم الله)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں ایسی ہیں جس کسی کو دی گئیں تو اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی دیدی گئی۔ (۱) (نعمتوں پر) شکر کرنے والا دل (۲) (دکھ سکھ میں) اللہ تعالی کو یاد کرنے والی زبان (۳) ایسا بدن (جو) مصیبتوں پر صبر کرنے والا ہو (۴) اور ایسی بیوی جو نہ تو اپنے نفس میں خیانت کرنے والی ہو اور نہ اپنے شوہر کے مال میں۔

اپنے شوہر کی شکرگزار بیوی بنے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ.

(المستدرك على الصحيحين' كِتَابُ النِّكَاح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنے شوہر کی شکرگزاری نہیں کرتی جبکہ (یہ حقیقت ہے کہ) وہ اس سے بے نیاز بھی نہیں ہو سکتی۔

عورت کو جنت میں داخل کرنے والے اعمال

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:اَلْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ.

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت جب اپنی پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے (رمضان کے) روزے رکھتی رہے' اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتی رہے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرتی رہے تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

صالح بیوی بنے

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ.

(سنن ابن ماجة، كتاب النكاح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے: تقوی الہی کے بعد بندۂ مومن کو جو بہترین چیز ملی ہے وہ ''صالح بیوی'' ہے، کہ اگر وہ (شوہر) اس کو حکم دے تو وہ اس کی بات کو مان لے، اگر وہ (شوہر) اس کو دیکھے تو وہ اس (شوہر) کو خوش کرے، اگر وہ (شوہر) (کسی معاملہ میں) اس کو قسم دے تو وہ اس کو پورا کرے، اور اگر وہ (گھر میں) موجود نہ ہو تو وہ اپنی عصمت اور شوہر کے مال میں شوہر کی بھلائی کا خیال رکھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ:الَّتِيْ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ٬ وَتُطِيْعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

(سنن النسائي، كتاب النكاح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ عورتوں میں کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شوہر جب اس کو دیکھے تو وہ (اپنی اچھی صورت اور سیرت سے) اس (شوہر) کو خوش کردے، اور شوہر اس کو کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کو بجالائے اور اپنی جان میں اور مال میں ایسی چیز کے ذریعہ اسکی مخالفت نہ کرے جسکو وہ ناپسند کرتا ہے۔

شوہر کو خوش رکھے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.

(سنن الترمذي٬ أَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی عورت اس حالت میں مرتی ہے کہ اسکا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنت میں جائیگی۔

میاں بیوی آپس میں خوش طبع رہیں

عَنْ عَائِشَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَاأَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ فَقَالَ:هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.

(سنن أبی داؤود، كِتَاب الْجِهَادِ)

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا حضور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں۔ فرماتی ہیں کہ (خوش طبعی کے طور پر) میں اور رسول اللہ ﷺ دوڑ لگائے (کہ ہم دونوں میں کون دوڑ میں آگے ہوتے ہیں) ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے آگے ہوگئی۔ پس جب میرا بدن بھاری ہوگیا تو (دوسرے موقعہ پر) میں حضور ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو رسول اللہ ﷺ مجھ سے آگے ہوگئے، اس پر آپ ﷺ نے (خوش طبعی کے طور پر مجھ سے) فرمایا کہ یہ اس دوڑ کے بدلہ میں ہے (جس میں تم مجھ سے آگے ہوگئیں تھیں)۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ اللّٰهَ لَيُعْجِبُ مِنْ مُدَاعَبَةِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ،وَيَكْتُبُ لَهُمَا بِذَالِكَ أَجْرًا،وَيَجْعَلُ لَهُمَا بِذَالِكَ رِزْقًا حَلاَلًا.

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف الباء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مرد کے اپنی بیوی کے ساتھ دل لگی کرنے کو پسند فرماتا ہے اور اسکے سبب انکے لئے اجر لکھتا ہے اور اس سبب سے انکو رزق حلال عطا فرماتا ہے۔

میاں بیوی عبادت گزاری میں ایک دوسرے کی فکر کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى، نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ.

(سنن أبی داؤود، کتاب الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو رات میں اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے وہ بھی نماز پڑھتی ہے، اگر وہ اٹھنے سے انکار کرتی ہے تو (بیدار کرنے کے لئے) اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات میں اٹھتی اور نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بیدار کرتی ہے تو وہ بھی نماز پڑھتا ہے اگر اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو (بیدار کرنے کے لئے) اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَاذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ - يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ- لِكَيْ يُصَلِّيْنَ' رُبَّ كَاسِيَةٍ فِيْ الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِيْ الْاٰخِرَة.

(صحیح البخاری، کتاب الفتن)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات (امت کی خاطر) بے قراری کی کیفیت میں یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے کہ سبحان اللہ! آج رات (رحمت کے) کیا ہی خزانے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے ہی

فتنے اتارے گئے ہیں، کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے، تاکہ وہ نماز ادا کریں، بہت سی وہ عورتیں جو دنیا میں لباس زیبِ تن کئے ہیں (اپنے برے عمل کی بناء پر) آخرت میں ننگی ہوں گی۔

دین و دنیا کے معاملات میں شوہر کی مددگار بنے

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَرَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ:يَا مُعَاذُ! قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعِيْنُكَ عَلٰى أَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِيْنِكَ خَيْرٌ مَا اكْتَنَزَ النَّاسُ .

(شعب الإيمان"تعديدنعم الله)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمایا: اے معاذ! شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی جو تیرے دنیا اور دین کے معاملہ پر تیری مدد کرے (یہ) بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جو لوگ جمع کر کے رکھتے ہیں (یعنی مال و دولت سے)۔

شوہر سے بے جا مطالبات نہ کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يكون هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدَيْ زَوْجَتِهِ وأَبَوَيْهِ وَوَلَدِهِ‘ يُعَيِّرُونَهُ بِالْفَقْرِ وَيُكَلِّفُوْنَهُ مَالَايُطِيْقُ فَيَدْخُلُ الْمَدَاخِلَ الَّتِيْ يَذْهَبُ فِيْهَا دِيْنُهُ فَيَهْلِكُ.

(إحياء علوم الدين‘كتاب آداب النكاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کی بربادی اسکی بیوی‘ اسکے ماں باپ اور

اسکی اولاد کے ہاتھ پر ہوگی، (وہ اسطرح کہ) وہ اسے تنگدستی کا عار دلائینگے اور ایسی چیز کی تکلیف دینگے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا، پس وہ (انکے مطالبات کی تکمیل کے لئے) ایسی جگہوں میں داخل ہوگا جس میں اسکا دین چلا جائیگا اور وہ برباد ہو جائیگا۔

شوہر کی تسکین کا ذریعہ بنے

عَن أنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسائِكُمْ العَفِيْفَةُ الغَلِمَةُ عَفِيْفَةٌ فِيْ فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلٰى زَوْجِهَا.

(الفتح الكبير، حرف الخَاء)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بہترین عورتیں وہ ہیں جو پاکدامن اور شہوات کی ہیجان والی ہو۔ (یعنی) اپنی شرمگاہ کے معاملہ میں پاکدامن اور اپنے شوہر پر شہوات کی ہیجان والی (تاکہ وہ جائز تسکین پاکر گناہ سے بچ جائے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى اِمرأتِهٖ؟ فقال: لَا تَمْنَعُهُ نَفْسَهَا وَإِنْ كَانَتْ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ، وَلَا تُعْطِيْ مِنْ بَيْتِهٖ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهٖ، فَإِنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَيْهَا الْوِزْرُ، وَلَا تَصُومُ يَوْمًا تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهٖ، فَإِنْ فَعَلَتْ أَثِمَتْ وَلَمْ تُؤْجَرْ، وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ: مَلَائِكَةُ الْغَضَبِ، وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ حَتّٰى تَتُوبَ أَوْ (تُرَاجِعَ) قِيْلَ: وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا.

(مسند أبي داود الطيالسي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! شوہر کا اسکی بیوی پر کیا حق ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' یہ کہ وہ (شوہر کو اسکی خواہش کی تکمیل کے لئے) اپنے نفس سے نہ روکے اگرچہ کہ وہ (اونٹ کے) کجاوہ پر بیٹھی ہوئی ہو' اور اسکے گھر کی کوئی چیز اسکی اجازت کے بغیر نہ دے' اگر دیگی تو شوہر کو اجر ملے گا اور اسکو گناہ' اسکی بغیر اجازت کوئی نفل روزہ نہ رکھے' اگر رکھے گی تو گناہ گار ہوگی اور اجر نہیں ملے گا' اور اسکی بنا اجازت (گھر سے) نہ نکلے' اگر نکلے گی تو واپس آنے تک عذاب کے فرشتے اور رحمت کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہینگے۔ عرض کیا گیا: اگر وہ ظلم کرتا ہو؟ فرمایا: اگرچہ وہ ظلم کرتا ہو۔

عَنْ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتُجِبْهُ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى تَنُّورٍ.

(صحيح ابن حبان' كِتَابُ النِّكَاحِ)

حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی (نفس کی) حاجت کے لئے بلائے تو اسے چاہیئے کہ وہ آجائے اگرچہ کہ وہ تنور (چولھے) کے پاس ہو (اور روٹی پکارہی ہو)۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا المَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

(صحيح البخاري" كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو (صحبت کے لئے اپنے) بستر پر بلائے اور وہ (کسی شرعی عذر کے بغیر) انکار کرے اور شوہر رات (اس پر) غصہ کی حالت میں گزار دے تو اس (عورت) پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔

دیور کے ساتھ بے تکلفی کا معاملہ نہ رکھے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَ الدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ.فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَرَأَيْتَ الحَمْوَ؟ قَالَ: اَلْحَمْوُ! اَلْمَوْتُ.

(صحيح البخاري ، كتاب السلام)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس (بے تکلفی سے) آیا جایا نہ کرو، انصار کے ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور (اور جیٹھ) کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا: دیور (اور جیٹھ) تو (اسکے حق میں) موت ہے (کہ انکے ساتھ اسکی بے تکلفی اس کے دین کو برباد کردیگی)۔

جھوٹا دکھاوا نہ کرے

عَنْ أَسْمَاءَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:المتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلاَبِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ.

(صحيح البخاري'كِتَابُ النِّكَاحِ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک سوکن ہے اگر میں (اس کے سامنے) یہ ظاہر کردوں کہ میرے خاوند نے مجھے یہ چیز دی ہے حالانکہ اس نے نہیں دی ہے تو کیا میرے لئے یہ گناہ کی بات ہوگی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز کو ظاہر کرنے والا جو کہ اسکو نہیں ملی ہے اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہنا ہوا ہو (یعنی مکار اور دھوکہ باز ہو)۔

100

اپنی ذمہ داریوں کوانجام دینے میں کوتاہی نہ کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالأَمِيرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

(صحیح البخاری، کتاب النّکاح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کا ہرایک ذمہ دار ہے اورتم میں کے ہرایک سے اسکے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔حاکم ذمہ دار ہےلوگوں کا اوراس سے (روز قیامت)انکے بارے میں سوال ہوگا،مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اوراس سے (روز قیامت)انکے بارے میں سوال ہوگا،عورت اپنے شوہر کے گھر اور اسکی اولاد کی ذمہ دار ہے اوراس سے (روز قیامت)انکے بارے میں سوال ہوگا،غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اوراس سے (روز قیامت)اسکے بارے میں سوال ہوگا۔سنو! تم میں کا ہرایک ذمہ دار ہے اورتم میں کے ہرایک سے اسکے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

شیطان کے فریب میں آکرازدواجی تعلقات کونہ بگاڑے

عَنْ جَابِرٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اِمْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ " قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ.

(صحیح مسلم، کتاب صفةالقیامةوالجنةوالنار)

100 حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوجوں کو بھیجتا ہے، پس ان میں درجہ کے اعتبار سے اسکے زیادہ قریب وہ شیطان ہوتا ہے جو زیادہ بڑا فتنہ برپا کرنے والا ہوتا ہے، ان (شیاطین) میں کا ایک (ابلیس کے پاس) آتا ہے اور کہتا ہیکہ میں نے ایسا ایسا کیا تو وہ کہتا ہیکہ تونے کچھ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں کا ایک آتا ہے اور کہتا ہیکہ میں اس (فلاں شخص) کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ میں نے اسکے اور اسکی بیوی کے درمیان جدائی کرادی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس اسکو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہیکہ تو کیا ہی اچھا ہے۔ اعمش رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں مجھے خیال پڑتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسکو (خوشی سے) چمٹا لیتا ہے۔

بلاوجہ طلاق کا مطالبہ نہ کرے

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

(سنن ابن ماجة، كتاب الطلاق)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت نے اپنے شوہر سے بغیر کسی (ضروری) وجہ کے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

عقد ثانی کے لئے نامناسب مطالبہ نہ کرے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا.

(صحيح البخاري، كتاب القدر)

100

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت (کسی مرد سے جس نے اس کے پاس اپنی شادی کا پیام بھیجا ہو) اپنی (دینی) بہن (جو اس مرد کی موجودہ بیوی ہے) کو طلاق دینے کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ اس کے حصہ کا پیالہ خود اپنے لئے انڈیل لے (یعنی حظ نفس اور مال اور جائیداد سے تنہا استفادہ کر لے بلکہ) اسے چاہئیے کہ وہ (بغیر ایسے مطالبہ کے) نکاح کر لے کیونکہ بیشک اس کو وہ ملے گا جو اس کیلئے مقدر ہے۔

100

q

نیک عورت

بحیثیت ماں

x b

100

اولاد کے اچھے نام رکھے

عَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ، وَأَسْمَاءِآبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوْا أَسْمَاءَكُمْ

(سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت بلاشبہ تمہیں تمہارے اور تمہارے باپ داداؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا، پس تم اپنے اچھے نام رکھو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

(سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی کے پاس سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ فَلَمْ يُسَمِّ أَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ.

(المعجم الكبير، باب العين)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی کو تین اولاد ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا بھی نام محمد نہ رکھا تو یقیناً اس نے جاہلانہ حرکت کی۔

عَن عليّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ:مَامِنْ قَوْمٍ يَكُوْنُ فِيْهِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَيَمُوتُ فَيَخْلُفُ فِيْهِمْ مَوْلُودٌ فَيُسَمُّوْنَهُ بِاسْمِهِ إِلاَّ أَخْلَفَهُمُ اللهُ تَعَالٰى بِالْحُسْنٰى .

(الفتح الكبير" حرف الْمِيم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی قوم میں کوئی نیک شخص ہو اور اسکا انتقال ہو جائے اور اسکے پیچھے ان میں کوئی لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کا نام اُس نیک شخص کے نام پر رکھے تو بالضرور اللہ تعالیٰ انکو بہتریں نعم البدل عطا فرمائے گا۔

اولاد کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سکھائے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَدِّبُوْا أَوْلَادَكُمْ عَلٰى ثَلَاثِ خِصالٍ: حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهٖ وقِراءَةِ القُرْآنِ. فإِنَّ حَمَلَةَ القُرْآنِ فِيْ ظِلِّ اللهِ يَوْمَ القِيامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إلاَّ ظِلُّهُ مَعَ أَنْبيائِهِ وأَصْفِيائِهِ. (الفتح الكبير' حرف الهمزة)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تربیت دو۔ ۱) اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کی محبت ۳) قرآن کی تلاوت۔ کیونکہ قرآن کے حفاظ اس دن انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ اللہ کے سایہ (رحمت) میں ہونگے کہ جس دن اللہ کے سایہ (رحمت) کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنی روز قیامت۔)

اولاد کی دینی تربیت پر توجہ دے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَفْصَحَ أَوْلَادُكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ لَا تُبَالُوْا مَتَى مَاتُوْا، وَإِذَا أَثْغَرُوْا فَمُرُوْهُمْ بِالصَّلَاةِ.

(عمل اليوم والليلة"بَابُ مَا يُلَقَّنُ الصَّبِيُّ إِذَا أَفْصَحَ بِالْكَلَامِ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری اولاد بات کرنے لگے تو تم انکو ''لا الہ الا اللہ'' سکھاؤ پھر انکی موت کی پرواہ نہ کرو (کیونکہ اگر وہ مر بھی جائیں تو خاتمہ بالخیر ہوگا) اور جب انکو دانت آجائیں تو انھیں نماز کا حکم دو۔

اولاد کو نماز کا پابند بنائے، بالغ اولاد کے بستر علاحدہ کردے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. (سنن أبي داود "كِتَاب الصَّلَاةِ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں، اور اس متعلق انہیں سزا دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان (لڑکے، لڑکیوں) کے بستروں کو علحدہ کردو۔

اپنی اولاد کو قرآن پر عمل کرنے والی بنائے

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ **الْقُرْآنَ** وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا. (سنن أبى داود' كتاب الصلاة)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو روز قیامت اسکے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ جسکی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی جبکہ فرض کرلیا جائے کہ سورج تمہارے گھروں میں اتر آیا ہے، تو پھر تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے اس پر عمل کیا (کہ اس کو کس قدر انعامات سے سرفراز کیا جاتا ہوگا)

لڑکیوں پر لڑکوں کو ترجیح نہ دے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا، – قَالَ: يَعْنِيْ الذُّكُورَ – أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. (سنن أبى داؤد، كتاب الأدب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کوئی لڑکی ہو اور وہ اسکو درگور نہ کیا' اس کی توہین نہ کیا اور اپنے لڑکے کو یعنی نرینہ اولاد کو اس پر ترجیح نہ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

بچوں سے جھوٹ نہ بولے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: دَعَتْنِيْ أُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيْكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ؟ قَالَتْ: أُعْطِيهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ. (سنن أبي داؤود، كتاب الأدب)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، میری والدہ نے مجھے بلایا کہ آؤ میں تجھ کو کچھ دیتی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس کو ایک کھجور دینا چاہتی ہوں،۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر تم اسکو کچھ نہ دیتی تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھا جاتا۔

بچوں کو گھنگرو والی چیز نہ پہنائے

عَنْ سَهْلِ بْنِ الزُّبَيْرِرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا

(سنن أبي داؤود، كتاب الخاتم)

حضرت سھل بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک باندی حضرت زبیر کی صاحبزادی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں لے گئی اور اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو کاٹ دیا (اور نکال دیا) اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی (بجنے والی چیز) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

100

لڑکیوں کی آزمائش پر انکے ساتھ برا سلوک نہ کرے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ اِمْرَأَةٌ، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة)

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس مجھ سے کچھ مانگنے کے لئے آئی اور اس کے ساتھ اسکی دو بیٹیاں تھیں۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا' میں نے اسکو وہی دیدیا۔ اس نے اسکو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا اور خود کچھ نہ کھائی' پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی بات کو ذکر کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ان بیٹیوں سے متعلق آزمایا گیا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ (بیٹیاں) اس کیلئے دوزخ سے (بچنے کا) پردہ ہوجائینگی۔

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر نہ کرے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ كُفُوًا . (سنن الترمذی' ابواب الجنائز)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی' تین چیزوں میں تاخیر مت کرو (۱) نماز جب اسکا وقت آجائے (۲) جنازہ جب حاضر ہوجائے (۳) غیر شادی شدہ لڑکی جب اسکے لئے مناسب رشتہ پاؤ۔

100

اولاد کے لئے دیندار رشتہ کو ترجیح دے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِيْ الأَرْضِ، وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ.

(سنن الترمذی، کتاب النکاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسے شخص (لڑکے یا لڑکی) کا پیام آئے جس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم (اس پیغام کو قبول کر کے) نکاح کرادو، اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد برپا ہوجائے گا (کہ لوگ اس ڈر سے کہ کہی نکاح میں مشکل نہ ہوجائے دینداری سے دوری اختیار کرینگے)۔

عَنْ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:لَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الرَّجُلِ الذَّمِيْمِ، فَإِنَّهُنَّ يُحْبِبْنَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تُحِبُّوْنَ. (مصنف بن أبي شيبة' كِتَابُ الطَّلَاقِ)

حضرت عمر رضی اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بچیوں کو برے آدمی (سے نکاح کرنے) پر مجبور مت کرو کیونکہ وہ بھی ایسی ہی چاہت رکھتی ہے جیسا تم چاہت رکھتے ہو۔

عَنْ عَائِشَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ، وَانْكِحُوْا الْأَكْفَاءَ، وَأَنْكِحُوْا إِلَيْهِمْ.

(سنن ابن ماجه"كِتَابُ النِّكَاحِ)

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نطفوں کے لئے بہتری طلب کرو۔ برابر والوں سے نکاح کرو اور برابر والوں کے نکاح یں دو۔

100

اولاد کی نکاح میں بے جا اخراجات کرنے سے بچے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:أَعْظَمُ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهَا مَئُوْنَةً.

(مسند إسحاق بن راهويه"مَا يُرْوٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک زیادہ بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جو مشقت کے اعتبار سے کم ہو۔

بابرکت بنے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:اِنَّ مِنْ يُمْنِ الْمَرْأَةِ تَيْسِيْرَ خِطْبَتِهَا، وَتَيْسِيْرَ صَدَاقِهَا، وَتَيْسِيْرَ رَحِمِهَا.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل"مسند النساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' عورت کے مبارک ہونے میں سے یہ ہے کہ اسکا پیام آسانی سے ہو' اسکا مہر آسان ہو اور اسکا رحم (حمل) آسان ہو۔

مصیبتوں پر صبر کرے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ تَبْكِيْ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اتَّقِيْ اللهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ: وَأَنْتَ مَا تُبَالِيْ مُصِيْبَتِيْ، فَلَمَّا جَاوَزَهَا قِيْلَ لَهَا: هٰذَا

100 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهَا شِبْهُ الْمَوْتِ، فَأَتَتْهُ فَإِذَا لَيْسَ دُوْنَهُ بَوَّابٌ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنِّيْ أَصْبِرُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ''اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى'' (سنن النسائی'كِتَابُ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جسکے پاس ایک عورت رو رہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈرا اور صبر کر۔ اس نے کہا آپ میری مصیبت کو نہیں سمجھ سکتے (دراصل وہ آپ کو پہچان نہ سکی)۔ جب آپ اس سے آگے بڑھے تو اس سے کہا گیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، یہ سن کر اسے موت کی طرح جھٹکا لگا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ اور آپ کے در اقدس پر کوئی دربان کھڑا نہ پایا۔ (سیدھے اندر آئی) عرض کی: یا رسول اللہ! میں (اب) صبر کرتی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبر تو وہ ہے جو صدمہ پہنچتے ہی کیا جائے۔

اولاد کی موت پر صبر سے کام لے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَايُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الجَنَّةَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ:وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ ، قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ:فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ۔

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: میری امت میں سے جس کسی کے دو بچے پہلے روانہ ہو جائیں (انتقال کر جائیں) تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے صدقے میں اس کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کے ایک روانہ ہوئے ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے ایک روانہ ہوئے ہوں اے مُوَفَّقَہُ! (جس کو اللہ کی طرف سے نیک

توفیق دی گئی)۔تو آپ عرض کی آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی پہلے روانہ نہ ہوئے ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں میری امت (کی شفاعت وغیرہ) کے لئے (ان سے) پہلے روانہ ہونے والا ہوں (اور) ان کو (میری جدائی) کے مثل کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى خَدَمِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيْهَا عَطَاءٌ، فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ.(سنن أبي داود'كِتَاب الصَّلَاةِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:تم اپنے آپ پر بددعا نہ کرو' اپنی اولاد پر بددعا مت کرو' اپنے خادمین پر بددعا نہ کرو اور اپنے مالوں پر بددعا نہ کرو کہ کہیں تم (بددعا کرنے کے وقت میں) ایسے وقت کو پالو جس میں کہ طلب پوری ہوتی ہے اور تمہاری بددعا قبول ہوجائے۔

اپنے یتیم بچوں کا خیال رکھے

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:أَنَاوَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيْدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ -اِمْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ، وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا أَوْ مَاتُوْا. (سنن أبي داود'كِتَاب الْأَدَبِ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر یزید بن زریع نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔(یعنی) وہ عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا اور جبکہ وہ جاہ و جمال والی تھی اپنے یتیم بچوں پر اپنے نفس کو روکے رکھی (اور بچوں کی تربیت وغیرہ کی خاطر دوسرا نکاح نہیں کی) یہاں تک کہ وہ (خود کے نکاح کے بعد) جدا ہوگئے یا انتقال کرگئے۔